Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۲۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۸ | بدھ یکم۔ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۱۷۔ نبوت ۱۳۷۲ ھش ۱۷۔ نومبر ۱۹۹۳ء

عبادتوں کو قائم کیا جائے

قرب الٰہی کی کوشش کی جائے اور (عبادتوں) کو قائم کیا جائے یا عبادت سے ایسا تعلق باندھنا ضروری ہے کہ دیگر تعلقات اس کے مقابل پر ہیچ ہو جائیں۔ یہ اعلیٰ مقصد جب تک حاصل نہیں ہوتا (عبادت گزار) محفوظ نہیں ہے کیونکہ اس کی (عبادتیں) محفوظ نہیں ہیں۔ اور یہ اعلیٰ مقصد حاصل کرنے کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت پڑتی ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے. بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے۔ "عبادات" میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے، لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے، کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے (-) "عبادت" بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۴)

اپنی قوتوں کی نشوونما کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں محنت کرنے کے متعلق جو حسین پر تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو جو بھی قوتیں اور طاقتیں دی گئی ہیں ان کی نشوونما کا انحصار اس کی انتھک محنت اور انتہائی کوشش پر ہے اس لئے انسان کو اپنی قوتوں اور طاقتوں کی کامل نشوونما کے لئے انتھک کوشش اور انتہائی جدوجد کرنی چاہئے۔

جیسا کہ (کلام الٰہی) پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے اصولی طور پر ہمیں چار قسم کی قوتیں اور صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں۔ (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاقی (۴) روحانی۔ (دین حق) ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہر قسم کی قوت کی نشوونما کمال تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی ضروری ہے۔ اور ان چاروں قسموں میں سے کسی قسم کی قوت اور صلاحیت کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ "(تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے)" کی رو سے انسان کی تمام طاقتوں اور قوتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہونی چاہئے مثلاً رسول کریم ﷺ کا حکم ہے کہ اگر چین سے علم حاصل ہو سکے تو چین جانا ضروری ہے یعنی ذہنی اور علمی قوتوں اور استعدادوں کی کمال نشوونما کے لئے سختیاں برداشت کرنی چاہئیں۔

پھر اخلاق پر بڑا زور دیا ہے فرمایا کھانا کھاتے وقت اس بات کو مد نظر رکھنا کہ تمہارے کھانے پینے کا کہیں تمارے اخلاق پر برا اثر نہ پڑے چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس بات کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ (دین حق) میں جو ممنوعات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اخلاق درست رہیں آپ نے فرمایا سئور کے گوشت کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ انسانی جسم اور انسانی اخلاق پر اچھا اثر نہیں کرتا۔ اور پھر ممنوعات میں صرف وہ چیزیں ہی نہیں کہ جن کے کھانے کا حکم ہے۔ بلکہ جس رنگ میں کھانے کا تعلق ہے اس کے بھی بعض پہلوؤں میں ممانعت ہے مثلاً آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابھی بھوک کا احساس ہو تو کھانا چھوڑ دو۔ ایک (فرمانبردار) طبیب ہی کھا رہا ہو گا لیکن اس میں بھی اسراف سے منع کیا۔ پھر ایسے کھانے سے بھی منع کیا جس کی مقدار ذہن یا اخلاق پر اثر کرنے والی ہو۔ اس لئے جو لوگ اس وقت تک کھاتے رہتے ہیں جب تک بھوک کا احساس قائم رہتا ہے بلکہ اس کے بعد بھی۔ ان کے جسم پر بھی اثر پڑتا ہے۔ ان کے اخلاق پر بھی اثر پڑتا ہے۔
(خطبہ ۴/ فروری ۱۹۷۲)

برائے توجہ انصار

عشرہ وصولی وقف جدید

۲۶۔ نومبر تا ۵۔ دسمبر ۹۳ء

جملہ ناظمین اضلاع و زعمائے اعلیٰ و زعمائے مجالس انصار اللہ

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے ۲۶۔ نومبر تا ۵۔ دسمبر عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ :-

○ جملہ انصار کے وعدوں اور وصولی کا

باقی ص ۷ پر

تقریب شادی

(نامہ نگار خصوصی)

مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب حامد ابن محترم عبدالسلام صاحب ظافر (لاہور) کی شادی مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو مکرم فرخندہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم میاں محمد اعظم صاحب سے بخیر و عافیت سرانجام پائی۔ اس سے اگلے روز مکرم عبدالسلام صاحب ظافر نے بندھن ہال فیروزپور روڈ لاہور میں ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں لاہور کے دوستوں کے علاوہ ربوہ سے بھی کئی دوست شریک ہوئے۔ دعوت ولیمہ کے اختتام پر محترم مولانا محمد صدیق صاحب ایم۔ اے انچارج خلافت لائبریری نے دعا کروائی۔ بارات ظفر سٹریٹ، مخدوم آباد نزد چونگی امر سدھو سے شام سات بجے روانہ ہو کر مکرم میاں محمد اعظم صاحب کی رہائش گاہ راحت پارک سمن آباد پہنچی۔

مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب حامد کا نکاح لاہور میں مکرم مولوی خالد یونس صاحب نے ۱۶۔ اپریل ۱۹۹۳ء کو بعوض حق مہر ۵۰۰۰۰ روپے پڑھایا تھا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عزیزہ مکرمہ فرخندہ مبارکہ صاحبہ کے نانا جان مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نے سندھ میں چند سال پیشتر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کی تھی۔ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب حامد کے نانا جان مکرم عبدالرحیم صاحب درویش نے تقسیم برصغیر کے بعد ساری زندگی قادیان میں درویش کی حیثیت سے بسر کی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ گائنی میں ویمن میڈیکل آفیسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ جس کا گریڈ 3170-215-5750 اور -/500 روپے ماہوار نان پریکٹس الاؤنس ہے۔

خواہش مند کوالیفائیڈ خواتین اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۲۵۔ نومبر ۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۷- نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۷- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشی اور خوشحالی

ہونا تو یہ چاہئے کہ خوشی اور خوشحالی کا چولی دامن کا ساتھ ہو۔ خوشحالی ہو تو اس کے ساتھ خوشی بھی آئے۔ تمام بڑے چھوٹے خوشحال بھی ہوں اور خوش بھی ہوں۔ لیکن ایسا ہوتا کم ہے۔ حکومتیں خوشحالی کے لئے تو بہت کچھ کرتی ہیں اور اس سے ان کا نام بھی بڑا ہوتا ہے اور کام بھی۔ ملک میں بہبود کی سکیمیں جاری کی جاتی ہیں۔ پیداوار کی فراوانی ہو جاتی ہے۔ روپے پیسے کی ریل پیل ہو جاتی ہے۔ غیر ملکوں کے ساتھ تجارت بڑھ جاتی ہے۔ اور ملک بحیثیت ملک ایک بڑا ملک نظر آنے لگتا ہے اور حکومت کو اس سے بڑی تسلی ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ خوشی' ہاں واقعی خوشی کی کوئی حد نہیں رہتی لیکن یہ خوشی ایک محدود طبقہ کی ہے۔ صاحب اقتدار یا صاحب مال کی۔

ہم خوشحالی کے ساتھ جس خوشی کا ذکر کرتے ہیں وہ عوام الناس کی خوشی ہے۔ خوشی کو ادنیٰ سے ادنیٰ لوگوں تک لے جانے کی۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ خوشی گھاس کی جڑوں Grass roots تک جانی چاہئے تک۔ اگر مزدور پر بلاوجہ دباؤ ہے۔ اگر عوام ظلم و ستم کے مارے ہوئے لوگ ہیں۔ اگر ذرا ذرا سی بات پہ انہیں ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ان سے رشوت مانگی جا رہی ہے۔ ان کے کام وقت پر نہیں ہو رہے۔ انہیں ملازمتیں ملنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ انہیں بیٹھے بٹھائے تھانوں میں بلایا جاتا ہے اور ان کی عزت نفس کو بری طرح مجروح کیا جاتا ہے۔ ان کے گھروں تک پہنچ کر بلا جواز آنوں بہانوں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ تو یقیناً ملک کی خوشحالی سے وہ خوش نہیں ہو سکتے اگر آرام اور سکون کی وجہ سے ان کے دل سے خوشی کے سوتے نہیں پھوٹتے تو ملک کی خوشحالی کو کیا کریں۔

امید ہے ہماری نئی حکومت ملک کی خوشحالی کے ساتھ ساتھ عوام الناس کی خوشی کا بھی خیال رکھے گی۔ اور انہیں بلاوجہ ہراساں کرنے والوں کو منطقی انجام تک پہنچائے گی۔ خوشحالی اور خوشی دونو ساتھ ساتھ۔

غیر کا دن تو بن گیا ہے رات
اور ہماری ہر ایک رات ہے دن
گن سکے تو خدا کے فضلوں کو
لمحہ لمحہ' قدم قدم پر گن

ابو الاقبال

ہیچ ہے میری محبت ہیچ ہے میری وفا
گر نہ ہو مشکل بذاتِ خود مری مشکل کشا

میں تو مصروفِ عمل تھا قرب کی خاطر مگر
میری ہر تدبیر سے بڑھتا گیا کچھ فاصلہ

گردنوں کے ناپنے پر ہے بناء انصاف کی
اوج پر محفل میں ہے دار و رسن کا تذکرہ

دوسروں کی آنکھ میں کچھ دیکھ کر بھی چپ رہیں
ہو اگر احساس اپنی آنکھ کے شہتیر کا

بیوفاؤں سے ہماری طرح کیجئے دوستی
باوفا سے تو سبھی کرتے ہیں جی بھر کر وفا

ہم سلگتی آگ کا جس کو سمجھتے تھے دھواں
وہ گھٹا تھی اور کیسی کھُل کے برسی ہے گھٹا

کیوں زمیں کے دیوتاؤں سے مرادیں مانگئے
دے رہا ہے ہر کسی کو آسمانوں کا خدا

رسم دنیا ہے کہ لب پر شُکر کا اظہار ہو
دل کے پردے میں رہے گر ہو شکایت اور گلہ

شہر بھر میں ہر کس و ناکس کی لیتے ہو خبر
بھُول کر بھی تم نہیں کرتے نسیم اپنا پتہ

نسیم سیفی

نیک فطرت دوکانداروں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے

ایسے دوکاندار جو نیک فطرت ہیں۔ دین دار ہیں پانچ وقت (عبادت) میں حاضر ہوتے ہیں کاروبار کے وقت (--) سنتے ہیں دوکانوں کو تالے لگاتے ہیں اور (عبادت) کرنے چلے جاتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی بھی کوششیں ہونی چاہئیں۔ معاشرے میں یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ یہ زیادہ حقدار ہیں کہ تم ان کی طرف توجہ کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

بااصول قائد معرکہ فحل میں حضرت ابو عبیدہؓ کی خدمت میں جو رومی سفیر حاضر ہوا وہ رومی جرنیلوں کے مقابل پر اسلامی جرنیل کی سادگی دیکھ کر اول تو پہچان ہی نہ سکا اور پھر ملاقات کر کے آپ کی سادگی وقار اور رعب سے بہت متاثر ہوا۔

اسی موقع پر اس سفیر نے وہ تاریخی پیشکش بھی آپ کو کی کہ آپ کے ہر سپاہی کو ہم دو اشرفیاں دیں گے اگر یہیں سے واپس چلے جاؤ حضرت ابو عبیدہ جیسے جری انسان اصولوں کا یہ سودا کیسے کر سکتے تھے؟ چنانچہ اگلے روز دونوں فوجوں کے درمیان میدان جنگ میں بلا کا رن پڑا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے قلب لشکر میں رہ کر نہایت دانشمندی اور دلیری سے مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے بہت بڑی رومی فوج کو شکست فاش دی۔

فتح حمص کے بعد لاذقیہ کا قلعہ بند شہر بھی آپ نے کمال دانشمندی سے اس طرح فتح کیا کہ مخفی طور پر کچھ خندقیں کھدوا کر اپنی فوج کا ایک حصہ وہاں چھوڑا اور باقی فوج کو کوچ کا حکم دیدیا۔ محصورین نے دیکھا کہ فوج پڑاؤ اٹھا چکی تو شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے اور ابو عبیدہؓ کی سپاہ خندقوں سے نکل کر شہر میں داخل ہو گئی۔

اسلامی عدل کا شاندار نمونہ متواتر شکستوں کے بعد جب شہنشاہ روم نے ملک بھر سے فوجیں یرموک میں جمع کرلیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے مقابلہ کے لئے جرنیلوں سے مشورہ طلب کیا تو یہ تجویز پیش ہوئی کہ مفتوحہ علاقوں کی تمام فوجوں کو مقابلہ کے لئے اکٹھا کیا جائے مگر اس صورت میں مسلمان عورتوں اور بچوں کو مفتوح عیسائی باشندوں کے رحم وکرم پر چھوڑنا خطرے سے خالی نہ تھا دوسری صورت یہ تھی کہ مفتوحہ علاقے کے باشندوں کو کچھ عرصہ کے لئے شہربدر کر دیا جائے مگر یہ بات ان معاہدات صلح کے خلاف تھی۔ جن کے مطابق مسلمانوں نے مفتوحہ علاقوں کے لوگوں سے جزیہ و خراج لے کر ان کی حفاظت کے وعدے کئے تھے۔ چنانچہ اس نازک موقع پر امین الامت حضرت ابو عبیدہؓ نے جو تاریخی فیصلہ فرمایا وہ آپ کی شان امانت کو خوب ظاہر کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ مفتوحہ علاقوں سے فوجیں دمشق جمع ہوں اور وہاں کے باشندوں کو ان سے وصول شدہ جزیہ و خراج آپ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ فی الوقت ہم آپ کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کرنے سے معذور ہیں اس لئے اپنی امانت واپس لے لو چنانچہ حمص کے عیسائیوں اور دیگر مفتوحہ علاقوں کے لوگوں کو کئی لاکھ کی رقم واپس دی گئی۔ اس بے نظیر عدل و انصاف اور ادائیگی امانت کا ان پر بہت گہرا اثر ہوا اور انہوں نے کہا تمہاری عادلانہ حکومت ہمارے لئے پہلے کی ظالمانہ حکومت سے بہت بہتر ہے۔ اور مسلمان جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو مقامی عیسائی باشندے انہیں الوداع کرتے ہوئے روتے جاتے تھے اور دلی جوش سے یہ دعائیں کر رہے تھے کہ خدا تم کو پھر واپس لائے۔ اور یہودیوں نے پھر یہاں تک کہا کہ تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا اس کے ساتھ ہی انہوں نے شہر پناہ کے دروازے بند کر دیئے اور ہر جگہ پہرہ بٹھا دیا۔

میدان وغا میں دعوت الی اللہ

معرکہ یرموک سے پہلے فریقین میں سفارتوں کا تبادلہ ہوا تو جارج نامی رومی قاصد نے اسلامی لشکر گاہ میں آکر انہیں باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا پھر جب حضرت ابو عبیدہؓ نے اسلام کا پیغام اسے پہنچایا اور حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں سورہ نساء کی وہ آیات سنائیں جن میں آپ کو خدا کا رسول اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے تو جارج نے حق و صداقت کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور واپس جانے سے انکار کر دیا مگر امین الامت نے باصرار اسے اسلامی سفیر حضرت خالدؓ کے ساتھ واپس جانے پر مجبور کیا اور یوں سفارت کے حق امانت پر بھی کوئی آنچ نہ آنے دی۔ ان سفارتوں کے ناکام ہونے کے بعد ابو عبیدہؓ نے میدان یرموک میں اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے معرکے کی قیادت کی جس میں تیس ہزار مسلمانوں نے کئی لاکھ رومی فوج کو شکست فاش دی اور تین ہزار مسلمانوں کے مقابل ستر ہزار رومی مارے گئے۔

بیت المقدس کی تاریخی فتح بیت المقدس کی تاریخی فتح میں حضرت ابو عبیدہؓ نے اہم کردار ادا کیا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کے محاصرہ بیت المقدس کے دوران عیسائیوں نے اس شرط پر صلح کی درخواست کی خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ خود آکر اس مقدس شہر سے معاہدہ صلح طے کریں چنانچہ حضرت ابو عبیدہؓ کی درخواست پر حضرت عمرؓ نے خود تشریف لا کر معاہدہ صلح فرمایا ۱۴ھ میں حضرت عمرؓ نے خالد بن ولیدؓ کی جگہ ابو عبیدہؓ کو والی دمشق مقرر فرمایا اور اس کے بعد ملک شام میں آپ ہی کے ذریعہ عہد فاروقی کی بہت ساری اصلاحات عمل میں آئیں علاوہ ازیں حضرت ابو عبیدہؓ نے ایک عظیم الشان داعی الی اللہ کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک طرف شام میں آباد عیسائی عربی قبائل تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام کیا اور وہ آپ کی کوششوں سے مسلمان ہوئے دوسری طرف شامی اور رومی عیسائی بھی آپ کے اخلاق و کردار اور عدل و انصاف سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔

طاعون عمواس اور ابو عبیدہؓ کا مقام رضا بالقضاء

۱۸ ھجری میں حضرت ابو عبیدہؓ عمواس مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے کہ شام میں مہلک طاعون پھیلی۔ حضرت عمرؓ خود احوال پرسی کے لئے ملک شام کے دورہ پر نکلے سرغ کے مقام پر حضرت ابو عبیدہؓ نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں پر آکر پتہ چلا کہ طاعون اور شدت اختیار کر چکی ہے۔ صحابہ کرام نے حضرت عمرؓ کو مشورہ دیا کہ وہ یہیں سے واپس چلے جائیں اور طاعون زدہ علاقے میں داخل نہ ہوں ورنہ وبا لگ جانے کا خطرہ ہے۔

حضرت عمرؓ خود رضا بالقضاء کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ پس اگرچہ آپ نے صحابہ کا مشورہ احتیاطی تدبیر کے طور پر بادل ناخواستہ قبول تو فرما لیا اور مدینہ واپس لوٹے لیکن برملا یہ اظہار ضرور فرماتے رہے کہ عین ملک شام کے سر پر پہنچ کر ان لوگوں نے طاعون کی وجہ سے مجھے واپس آنے پر مجبور کیا حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ تو میرا وہاں سے واپس لوٹنا مجھے موت کے منہ سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی میرا وہاں جانا مجھے میری موت کے مقررہ دن سے پہلے لقمہ اجل بنا سکتا تھا اور مدینہ میں فرائض منصبی سے فارغ ہو کر جونہی مجھے موقع ملا میں جلد پھر شام کا قصد کرونگا۔

سرغ میں انصار و مہاجرین سے حضرت عمرؓ کے مشورہ کے دوران یہ بحث چھڑی کہ حضرت عمرؓ کو وباء زدہ علاقہ میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ صحابہ کا ایک گروہ اس کے خلاف تھا ان میں حضرت ابو عبیدہؓ بھی تھے۔ (جنہیں حضرت عمرؓ نے طاعون زدہ علاقہ چھوڑ کر اپنے ساتھ مدینہ چلنے کی بھی دعوت دی تھی مگر انہوں نے اسلامی فوج کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی) حضرت ابو عبیدہؓ کی قلندرانہ رائے یہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو دورہ مکمل کئے بغیر واپس نہیں جانا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم موت سے بچنے کے لئے تقدیر سے بھاگیں گے؟ حضرت عمرؓ نے جو مسئلہ تقدیر پر گہری نظر رکھتے تھے فرمایا کہ ابو عبیدہؓ مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی (آپ میرے بارے میں یہ خیال کریں کہ موت سے بچنے کی خاطر یہ اقدام کر رہا ہوں) اور پھر انہیں مسئلہ تقدیر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اللہ کی ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف جا رہے ہیں اور ایک نہایت عمدہ مثال سے اسے یوں واضح فرمایا کہ اے ابو عبیدہ اگر آپ کو دو وادیوں میں اونٹ چرانے کا اختیار ہو جن میں ایک سر سبز و شاداب اور دوسری بنجر ہو اور آپ سر سبز وادی میں جانور چرائیں تو کیا یہ اللہ کی تقدیر سے نہیں ہو گا؟ اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف (جو موقع پر موجود نہیں تھے) نے آکر رسولؐ اللہ کی ایک روایت سنا کر مسئلہ واضح کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اگر تمہیں کسی علاقہ میں وبا کا پتہ چلے تو اس سرزمین میں داخل نہ ہو اور اگر تم سے پہلے اس علاقہ میں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر مت نکلو اس پر حضرت عمرؓ نے واپسی کے اپنے صائب فیصلہ پر اللہ کی حمد کی اور واپس روانہ ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ عبدالرحمان بن عوفؓ سے یہ حدیث سن کر اپنی اس رائے پر مزید پختہ ہو گئے کہ انہیں یہ وبا زدہ علاقہ چھوڑنا نہیں چاہئے۔ چنانچہ مدینہ واپس پہنچ کر حضرت عمرؓ نے جب آپ کو ایک خط کے ذریعہ کسی کام کے عذر سے مدینہ بلوا بھیجا تو آپ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید طاعون سے بچانے کے لئے مجھے مدینہ بلوا رہے ہیں اور عرض کیا کہ میں اسلامی لشکر کو چھوڑ کر آنا پسند نہیں کرتا اور اس پر حضرت عمرؓ نے آپ کو ہدایت فرمائی کہ آپ اپنے اس لشکر کو کسی پر فضا جگہ پر منتقل کریں چنانچہ آپ نے اس کی تعمیل کی۔ اور جابیہ منتقل ہو گئے۔

سادگی آپ کی سادگی اور دنیا سے بے رغبتی کا ایک نظارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب حضرت عمرؓ شام تشریف لے گئے اسلامی فوجوں کے سالار اعلیٰ حضرت ابو عبیدہؓ سادہ کپڑوں میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر استقبال کے لئے نکلے۔ مگر جب حضرت عمرؓ نے دیگر مسلمان جرنیلوں کو شامی قبائیں پہنے دیکھا (جو

باقی ص ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ وسیم

راہ عمل

اگر گھر میں کوئی جانور یا پرندے پالے ہوئے ہوں تو ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں۔ انہیں گرمی سردی سے بچائیں۔ بعض لوگ جانوروں سے انتہائی مشقت کرواتے ہیں جس سے وہ اکثر بیمار ہو کر مر جاتے ہیں۔ اگر جانور بیمار ہو تو اس کا علاج بھی صحیح کروائیں۔ جانور بھی آپ کی شفقت کے اسی طرح مستحق ہیں جیسے کہ انسان۔

گھر آئے ہوئے مہمان کو ہمیشہ باعث رحمت سمجھنا چاہئے۔ اور اس کی موسم کے مطابق خاطر تواضع کرنی چاہئے۔ اگر کھانے کا وقت ہو اس کو ضرور کھانے کے لئے پوچھیں اور اگر ہو سکے تو مہمان کے لئے عام کھانے کے علاوہ کوئی اضافی کھانا بنائیں تاکہ اس کی صحیح خاطرمدارت ہو سکے۔

ہمارے ہاں بہت سے موقعوں پر فضول خرچی کی جاتی ہے۔ مگر شادی بیاہ کے موقع پر خاص طور پر بہت پیسہ ضائع کیا جاتا ہے ایک تو شادی ایسی چیز ہے جس پر گھر والوں کا خرچ ہونا تو لازمی سی بات ہے مگر جس جس گھر میں شادی کے دعوت نامے جاتے ہیں وہاں زور شور سے شادی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی جوڑا پہلے شادی پر پہنا جا چکا ہے اس کو دوبارہ پہننا بہت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ ایک دفعہ کا پہنا ہوا کپڑا پڑا پڑا ہی آؤٹ آف فیشن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کپڑوں کے فیشن بڑی تیزی سے بدلتے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ کم سے کم کپڑے بنوائیں تاکہ کپڑوں پر لگا ہوا ہزاروں روپیہ ضائع نہ ہو جائے۔ ہر لڑکی کو جہیز اور بری میں بہت سارے جوڑے ملتے ہیں۔ وہ چند بار پہننے کے بعد اسی طرح پڑے رہتے ہیں کہ اب اونچے، چھوٹے یا بے کار ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ان تمام کپڑوں پر بہت پیسہ لگا ہوتا ہے۔ اگر ذرا سی کوشش کی جائے تو پرانے کپڑے کو اپنی ضرورت اور فیشن کے مطابق بنایا جا سکتا ہے۔ ایک تو آپ کا اس پر پیسہ بھی کم خرچ ہو گا اور آپ کا سلیقہ بھی لوگوں پر ظاہر ہو گا۔ مہنگا اور اچھا کپڑا تو پیسے سے ہر کوئی خرید سکتا ہے اور یہ کوئی ایسی خوبی کی بات نہیں ہے۔ مگر یہ بہت بڑی خوبی ہو گی اگر آپ کم خرچ میں ایک بہترین سوٹ تیار کر لیں۔ ماؤں کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو جہاں اور چیزوں کی تعلیم دلواتی ہیں وہاں وہ اس چیز کی تربیت بھی کریں کہ گھرداری کس طریقے سے کی جانی چاہئے۔ کہاں کہاں فضول خرچی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ لڑکیوں کو طریقہ سلیقہ سکھانے کے بہت سے فوائد ہیں۔ سلیقہ مند لڑکی ہر قسم کے ماحول میں اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر سکتی ہے اور مختلف قسم کے معاشی مسائل خوش اسلوبی سے نبٹا سکتی ہے۔

اسی طرح بے جا نمود و نمائش سے بھی بچنا چاہئے۔ کیونکہ اس میں بھی لوگ بے انتہا پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ جہاں خرچ کرنا ضروری ہے وہاں ضرور خرچ کریں مگر دکھاوے کے لئے خرچ کرنا کوئی عقل مندی نہیں ہے۔

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسائل بد رسومات کی پیداوار ہیں اور یہ تمام رسومات ہم نے ہندوؤں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اپنا لی ہیں۔ جبکہ ان کا دین حق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ دین حق نے ہمیں ہر چیز میں سادگی اور میانہ روی کا درس دیا ہے اور ان رسومات میں سب سے پہلی بری رسم شادی بیاہ کے موقعہ پر دیا جانے والا جہیز اور اس کی نمائش کی رسم ہے سب سے پہلے تو لوگ لڑکی والوں کو ایک لسٹ دیتے ہیں۔ کہ لڑکی کو جہیز میں یہ یہ چیزیں دی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ ان کو رشتہ داروں کی فہرست بھی دی جاتی ہے تاکہ لڑکی والے ان رشتہ داروں اور لڑکے کے والدین کے علاوہ بہن بھائیوں کے جوڑے تیار کر سکیں۔ ایک رسم تو جوڑے دینے کی ہو گی۔ اس کے بعد اس جہیز کی تمام خاندان کے سامنے نمائش لگائی جاتی ہے کہ لوگ دیکھ لیں کہ لڑکی کو کیا کچھ دیا گیا ہے۔ یہ تمام رسمیں انتہائی غلط رسمیں ہیں۔ کیونکہ اگر لڑکی والا لڑکے والوں کی لسٹ کے مطابق چیزیں نہ دے سکے تو اس لڑکی کو سسرال والے جینے نہیں دیتے اور بہانوں بہانوں سے ان کے گھر سے چیزوں کی فرمائش کرتے رہتے ہیں لڑکے والوں کو قطعاً" یہ احساس نہیں ہوتا کہ بیچارا لڑکی والا کتنی مشکل سے ان چیزوں کی فرمائش کو پورا کرتا ہے۔ اسی طرح بعض لڑکے والے لڑکی والوں سے یہ بھی فرمائش کرتے ہیں کہ کھانے میں فلاں فلاں چیزیں ہونی چاہئیں۔ ورنہ برادری میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ ان تمام رسومات میں بے تحاشہ پیسہ خرچ ہوتا ہے اور لڑکی والوں پر جو نفسیاتی اور معاشی بوجھ ڈالا جاتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے اس لئے کوشش کریں کہ ان رسومات کو جس حد تک کم کر سکتے ہیں کریں کیونکہ ان رسومات کی وجہ سے معاشرے میں اور بہت سے مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگ اپنے بیٹوں کے رشتے وہاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں ان کو امید ہوتی ہے کہ ہمیں کچھ ملے گا۔ اور اس طرح غریب اور سفید

باقی ص ۶ پر

بقیہ : ص ۳

انہوں نے استقبال اور اعزاز کی خاطر زیب تن کی تھیں تو اس اندیشہ سے کہ یہ لوگ امیرانہ ٹھاٹھ اور عجمی عادات اور اسراف کی عادات اختیار نہ کر لیں ان کو تنبیہہ فرمائی مگر جب حضرت ابو عبیدہؓ کے ہاں فروکش ہوئے تو معاملہ برعکس تھا وہاں ایک تلوار، ڈھال اور اونٹ کے پالان کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ابو عبیدہؓ کچھ گھر کا سامان ہی بنا لیا ہوتا۔ عرض کیا اے امیر المومنین ہمارے لئے بس یہی کافی ہے۔

مجاہدین اسلام سے حسن سلوک

آپ اپنے اوپر کچھ خرچ کرنے کی بجائے اپنے مجاہدوں اور سپاہیوں کا بہت خیال رکھتے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپ کو چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھجوائے آپ نے تمام رقم اپنی فوج کے سپاہیوں میں تقسیم کر دی اور اپنے لئے ایک حصہ بھی رکھنا پسند نہ کیا۔ حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ الحمدللہ کہ ابھی مسلمانوں میں ابو عبیدہؓ جیسے لوگ موجود ہیں۔

بے نفسی اس زہد اور بے نفسی کے باوجود خشیت کا یہ عالم تھا کہ آخری بیماری میں ایک صحابی رسول آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے دیکھا کہ ابو عبیدہؓ رو رہے ہیں پوچھا کیوں روتے ہیں؟ فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے ابو عبیدہ اگر تمہاری عمر وفا کرے اور فتوحات کے اموال آئیں تو تین خادم اور تین سواریاں تمہارے لئے کافی ہیں اب میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے زیادہ غلام اور سواریاں ہیں۔ سوچتا ہوں کہ کس منہ سے اپنے آقا سے ملوں گا آپ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ تم میں سے زیادہ میرے قریب اور میرا پیارا وہ شخص ہے جو مجھے اس حال سے آکر ملے جس حال پر میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں ابو عبیدہؓ شامی فوجوں کے کمانڈر انچیف تھے ایک دن افواج سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مجھے اپنے اوپر تقویٰ میں فضیلت نہ دے میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ سلامت رہوں۔

حضرت ابو عبیدہؓ کی دانشمندی بے نفسی اور قومی مفاد کو پیش نظر رکھنے کا وہ واقعہ بھی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ حضرت ابو عبیدہؓ کو حضرت عمرؓ کا خط ملا جس میں حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا ذکر تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ کو معزول کرتے ہوئے حضرت ابو عبیدہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تھا تو حضرت ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر اس وقت تک اس کی اطلاع نہیں کی جب تک اہل دمشق کے ساتھ صلح نہ ہو گئی اور معاہدہ صلح پر آپ نے حضرت خالدؓ سے دستخط کروائے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو بعد میں پتہ چلا تو آپ سے شکوہ کیا مگر آپ ٹال گئے اور ان کے کارناموں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مطمئن کر دیا۔

رواداری حضرت ابو عبیدہؓ کا حسن سلوک اپنوں سے ہی نہیں پرایوں اور بیگانوں سے بھی رواداری اور احسان کا تھا۔ چنانچہ شام کی عیسائی رعایا کو آپ نے مکمل مذہبی آزادی عطا فرمائی اور اسلامی فتوحات کے بعد اور مفتوحہ علاقوں میں عیسائیوں پر ناقوس بجانے اور صلیب نکالنے کی جو پابندیاں تھیں آپ نے ان میں نرمی اور آزادی عطا فرمائی۔ جس کا عیسائیوں پر بہت نیک اثر ہوا۔

الغرض حضرت ابو عبیدہؓ کو رسول خدا ﷺ نے امین الامت کا جو خطاب عطا فرمایا تھا آپ نے اس کی ایسی لاج رکھی کہ آپ کی ساری زندگی ادائیگی امانات کا خوبصورت مرقع اور بہترین تصویر نظر آتی ہے۔ تبھی تو حضرت عمرؓ آپ کو صحابہ رسول میں ایک ممتاز مقام کا حامل قرار دیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اپنی مجلس میں ایک نہایت اچھوتے انداز میں حضرت ابو عبیدہؓ کے کمالات کا تذکرہ کیا پہلے اپنے مصاحبوں سے فرمایا کہ اپنی اپنی خواہش اور تمنا بیان کرو کسی نے کہا میرا دل کرتا ہے کہ سونے چاندی سے بھرا ہوا میرا گھر ہو اور وہ راہ خدا میں صدقہ کر دوں کسی نے کچھ اور تمنا کا اظہار کیا حضرت عمرؓ فرمانے لگے میرا دل کرتا ہے کہ ایک وسیع گھر ہو جو ابو عبیدہؓ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات- ____________ نون سین

آرمینیا کی مذمت

گذشتہ جمعہ کے روز سیکیورٹی کونسل نے متفقہ طور پر آرمینیا کی اس بات پر مذمت کی کہ اس نے جنگ بندی معاہدے کو توڑا ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں آذربائی جان اور آرمینیا کا جھگڑا چل رہا ہے۔ سیکیورٹی کونسل نے گذشتہ اپریل سے لے کر اب تک جو قراردادیں پاس کی ہیں ان کی تعداد چار ہو گئی ہے۔ جھگڑا نکورنو کاراباخ کے سلسلے میں ہے جو آذربائی جان کا ایک ایسا حصہ ہے جس میں آرمینی لوگ بھی رہتے ہیں۔ اور اس نے ۱۹۹۱ء میں آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔ یہ جنگ اس علاقے سے باہر بھی پھیل گئی ہے۔ اور آذربائی جان کا ۲۰ فی صد زمین کا حصہ آرمینیا کے قبضے میں ہے۔ اس جنگ میں لاکھوں افراد ترک وطن کر چکے ہیں اور انہیں اب مہاجر کہا جاتا ہے یہ آذربائی جان کی سرحد کے قریب ہی کیمپوں میں رہ رہے ہیں اور یہاں انہوں نے قیام کی اجازت مانگ رکھی ہے۔

انڈونیشیا کو یورینیم کی فراہمی

گذشتہ جمعرات کے روز بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کو اس کے نیوکلیئر پلانٹ کے لئے دمشق سے ۲۰ ٹن یورینیم ہر سال فراہم کیا جائے گا۔ بعض ملکوں نے مزید مواد فراہم کرنے کی بھی یقین دہانی کی ہے۔ نیوکلیئر پاور پلانٹ ۲۰۰ میگاواٹ کا ہے اور اس کے لئے ہر سال بیس سے تیس ٹن۔ یورینیم کی ضرورت ہو گی۔ ایک اقتصادی اخبار نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کینیڈا امریکہ روس جنوبی افریقہ کے ممالک نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ انڈونیشیا کو یورینیم فراہم کریں گے اگرچہ انڈونیشیا کالی مشن سے یورینیم حاصل کرتا ہے اس کے باوجود انڈونیشیا کی ترجیح یہ ہے کہ باہر سے یورینیم حاصل کیا جائے۔ کیونکہ اپنے ملک سے یورینیم نکالنے میں اخراجات زیادہ اٹھتے ہیں۔ انڈونیشیا کے حکام کا ارادہ ہے کہ ۶۰۰ میگاواٹ نیوکلیئر پاور پلانٹ وسطی جاوا کے شمالی ساحل پر لگایا جائے۔

سری لنکا/ محاصرہ ختم

بتایا گیا ہے کہ بحری فوجی دستوں نے تامل گوریلوں کے محاصرے کو ختم کر دیا ہے یہ محاصرہ ان سینکڑوں افراد کا تھا جو ان گوریلوں کے [illegible] بچ رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ گوریلوں کے حملوں سے جو لوگ ہلاک ہوئے ان کی تعداد کم از کم ۹۰۰ ہے۔ حفاظتی دستوں نے جن کی پشت پناہی ہوائی جہاز اور آرٹلری کر رہے تھے۔ لبریشن ٹائیگرز کی مزاحمت کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ یہ فوجی دستے اس جگہ پر پہنچ گئے جہاں تامل نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ بہت سے لوگ وہاں زخمی ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ شائد ان میں سے بہت سے لوگوں کو زندہ بچایا جا سکے۔ تامل گوریلوں نے ایک لمبے عرصے سے جو جنگ شروع کر رکھی ہے اس میں یہ حملہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اتنے زیادہ فوجی بیک وقت ہلاک کبھی نہیں ہوئے۔

اسرائیلی جاسوس

جاناتھاں کیلرٹ جسے اسرائیلی جاسوس ہونے کی وجہ سے امریکہ میں سزا ملی ہے اس کے متعلق امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ عدلیہ چاہے کچھ بھی فیصلہ کرے وہ انہیں آزاد کر دیں گے۔ اسرائیلی وزیراعظم سے گفت و شنید کے بعد بل کلنٹن نے صحافیوں کو بتایا کہ کیلرٹ کو آزاد کر دینے کا فیصلہ ان کا اپنا ذاتی انتظامی فیصلہ ہے کیلرٹ کی عمر ۴۵ سال ہے اور وہ پہلے بحری بیڑے میں انٹیلیجنس کے افسر تھے۔ ۱۹۸۶ء میں انہوں نے ایک سازش میں ملوث ہونے کا اقرار کیا تھا۔ اور اس بات کا اقرار کر لیا تھا کہ انہوں نے اسرائیل کو ہزاروں کی تعداد میں دستاویزات پہنچائی ہیں۔ جن کے متعلق یہ خیال ہے کہ بالآخر وہ دستاویزات سوویٹ بلاک کو دی گئی ہوں گی۔ عدلیہ کے فیصلے کے بعد بل کلنٹن کا یہ کہنا کہ وہ بہرحال اس شخص کو آزاد کر دیں گے۔ بہت سے لوگوں کی سمجھ سے بالا ہے۔ اگر اس طرح کا ایگزیکٹو فیصلہ کرنا ہی تھا تو عدلیہ کی طرف رجوع کرنے سے پہلے کیا جانا چاہئے تھا۔ کیونکہ عدلیہ کے فیصلے کے بعد اس قسم کا فیصلہ عدلیہ کے تقدس پر حرف لاتا ہے۔

چین پر پابندیاں

امریکہ کو چین سے یہ شکوہ ہے کہ اس نے پاکستان کو میزائل کے حصے بیچے ہیں اب جمعہ کے روز سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ اگست کے مہینے میں چین پر جو تجارتی پابندیاں لگائی گئی تھیں وہ برقرار رہیں گی۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے نے ان رپورٹوں کو مسترد کیا کہ امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پابندیوں کو اٹھا لیا جائے۔ وہ رپورٹ واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہوئی ہے۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ اگست میں چین کو یہ بات بتا دی گئی تھی کہ جب تک دونوں ملکوں کا آپس میں اس پر اتفاق نہ ہو جائے کہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو ہر طرح روکا جائے گا اس وقت تک یہ پابندیاں قائم رہیں گی۔ اگرچہ چین نے بار بار کہا ہے کہ اس نے کسی معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی لیکن امریکہ اس بات سے مطمئن نہیں ہے اور اب اس نے کھل کر یہ کہہ دیا ہے کہ پاکستان کی اس سلسلے میں مدد کی وجہ سے چین پر پابندیاں قائم رہیں گی۔

یہودی کی ہلاکت

گذشتہ دنوں پی ایل او کی بڑی تنظیم الفتح نے ایک یہودی آبادکار کو ہلاک کر دیا تھا جس سے یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ پی۔ ایل۔ او اسرائیل کے درمیان جو امن معاہدہ ہوا ہے وہ آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ لیکن اب یاسر عرفات نے اپنے ایک بیان میں اس یہودی آبادکار کی ہلاکت پر دلی رنج کا اظہار کیا ہے اور یہ بھی اعلان کیا ہے کہ آئندہ اسرائیل کے خلاف ایسی کارروائیاں نہ کی جائیں۔ ان کے اس بیان سے اسرائیلی حکومت کو بڑی تقویت ملی ہے اور اس سلسلے میں آئزک رابین نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے کہ یاسر عرفات نے یہ بیان دے کر بہت اچھا کیا ہے۔ اور اس سے اسرائیلی حکومت کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے کہ معاہدے کو قائم رکھا جائے اور آگے بڑھایا جائے۔

نائیجیریا/ اقتدار کی جنگ

کچھ عرصہ ہوا نائیجیریا کے فوجی سربراہ ابراہیم بابن گیڈا نے اپنے وعدے کے مطابق نائیجیریا میں انتخابات کروائے تاکہ حکومت سویلین لوگوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ ان انتخابات کے مکمل خاتمہ سے پہلے جب یہ بات واضح ہوئی کہ ایک سیاسی لیڈر مشہود ابی اولا انتخاب جیت رہے ہیں اور وہ صدر بن جائیں گے تو بابن گیڈا نے انتخابات منسوخ کر دیئے۔ اور اپنی طرف سے ایک سویلین حکومت قائم کر دی جس کے سربراہ ایک تاجر احمد شینیکا بنائے گئے۔ نائیجیرین عوام نے اس پر احتجاج کیا اور بعض کارکنوں نے جمہوریت کے قیام کے لئے مل جل کر کام کرنے کے بھی عہد کئے۔ مشہود ابی اولا اور اس کے ایک ساتھی نے لیگوس ہائی کورٹ میں شینیکا کی حکومت کو غیر قانونی قرار دینے کے لئے مقدمہ دائر کر دیا۔ جس کا اب حال ہی میں فیصلہ ہوا ہے اس عدالت نے شینیکا کی حکومت کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ جب ابراہیم بابن گیڈا نے اپنے اختیارات چھوڑ دیئے تھے تو اس کے بعد انہیں یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ کسی حکومت کی تشکیل دے سکیں اگر اپنے اختیارات کی موجودگی میں وہ حکومت تشکیل دیتے تو بات اور تھی لیکن انہوں نے پہلے اختیارات چھوڑے اور اس کے بعد حکومت تشکیل دی۔ اس لئے یہ حکومت غیر قانونی ہے۔ یہ فیصلہ سنتے ہی لیگوس کے ہزاروں نوجوان جن میں طلباء اور بے روزگار لوگ شامل تھے سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے گاڑیاں روک روک کر انہیں مجبور کیا کہ وہ ابی اولا کے گھر چلیں ابی اولا لیگوس کے قریب ہی اکیجا میں رہتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ ان کی شہہ پر دوس نے مظاہرے کئے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب مشہود ابی اولا مقدمہ جیت گئے ہیں تو ان کے ساتھ اور ان کی پارٹی سے تعلق رکھنے والے لوگ خوشی کا مظاہرہ کریں گے۔ شینیکا کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ اس فیصلے کا احترام کرنے کے باوجود اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کریں گے۔ اور اس وقت تک بغیر کسی روک ٹوک کے اپنی حکومت جاری رکھیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سپریم کورٹ تک مقدمہ جاتے جاتے اور اس کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد نائیجیریا میں کیا ردعمل ہوتا ہے۔

افغانیوں کے لئے امداد

پہلے بتایا گیا ہے کہ آنے والا موسم سرما بوسنیا کے لوگوں کے لئے بہت مشکل وقت ثابت ہو گا۔ اب کہا جاتا ہے کہ افغانستان میں بھی یہ موسم سرما خاصی مشکلات کا باعث بنے گا۔ موسم سرما میں ویسے بھی افغانستان میں ضروری اشیاء کا ضرورت مندوں تک پہنچانا آسان نہیں ہوتا لیکن اگر وہ تنظیمیں جو وہاں انسانی حقوق کی پاسداری کے سلسلے میں کام کر رہی ہیں مزید فنڈز کی محتاج ہوں تو کام اور بھی

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاء اللہ ظفر

بینن کا تعارف

تاریخ براعظم افریقہ میں اگرچہ چھوٹے ملکوں کی بھرمار ہے تاہم ان میں سے چھوٹا ملک بینن ہے۔ بینن خلیج "گنی" پر واقع ہے۔ ۳۰ نومبر ۱۹۷۵ء سے پہلے دنیا اسے ڈاہومی کے نام سے یاد کرتی تھی۔ بینن پر فرانس نے ۱۸۹۴ء میں قبضہ کیا اور کچھ عرصہ کے بعد یعنی ۱۹۰۴ء میں اسے مغربی افریقہ میں شامل کیا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں فرانس نے اسے خود مختار کیا اور یکم اگست ۱۹۶۰ء کو اسے بالکل آزاد کر دیا لیکن بینن فرانسیسی ممالک کے زمرے میں رہا۔ یہ اور بات ہے کہ آزادی کے بعد بینن میں کئی انقلابات آئے جن سے ملک کے استحکام میں خلل پڑتا رہا۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۹ء کے درمیان پانچ انقلابات آئے۔ اس کے بعد ایک انقلاب ۱۹۷۰ء اور ایک ۱۹۷۲ء میں آیا۔ ان انقلابات اور نوآبادی کی چھاپ لگانے کے لئے ۱۹۷۵ء میں ڈاہومی بینن بنا دیا گیا نام بدلنے سے اس ملک میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

رقبہ ۱۱۲۶۲۲ مربع کلومیٹر

آبادی ۴۸۳۰۲۰۰ ہے آبادی میں اضافے کی شرح ۳ء۳ فیصد ہے۔ فی کس آمدنی ۳۷۴ ڈالر ہے۔ بینن کی ۷۰ فیصد آبادی کاشتکار ہے۔ کاشتکار عام طور سے کپاس، مونگ پھلی، چاول، مکئی، باجرہ، پھل اور سبزیاں کاشت کرتے ہیں۔

قدرتی ذرائع ملک کے قدرتی ذرائع میں تیل، چونا، سنگ مرمر، عمارتی لکڑی اور نمک شامل ہے۔ بینن میں بعض کسان بھیڑ بکریاں پالتے ہیں یا مچھلیاں پکڑتے ہیں اگرچہ بینن ایک زرعی ملک ہے تاہم وہ اپنی زراعت اور قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صنعت کے میدان میں بھی قدم رکھ رہا ہے۔

صنعتیں صنعت میں پٹرول کی مصنوعات، سوتی کپڑا، سیمنٹ، مشروبات، شکر اور گوشت کی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ صنعتی اشیاء میں سیمنٹ سب سے زیادہ تیار کیا جاتا ہے۔ ایک سال میں تقریباً تین لاکھ میٹرک ٹن سیمنٹ تیار کیا جاتا ہے۔ مکئی سال میں ساڑھے چار لاکھ میٹرک ٹن اور کپاس چالیس ہزار میٹرک ٹن پیدا کی جاتی ہے۔

برآمدات برآمدات میں خام تیل کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بعض اشیاء درآمد بھی کی جاتی ہیں۔ جس میں سلے ہوئے کپڑے، روزمرہ کے استعمال کی اشیاء لٹھا، مشینیں اور گاڑیوں کے کل پرزے شامل ہیں۔

حدود اربعہ اگرچہ بینن کے چاروں طرف افریقی ممالک ہیں یعنی مشرق میں نائیجیریا، مغرب میں ٹوگو، اور شمال میں نائیجر اور برکینیا فاسو ہیں تاہم بینن کے تجارتی تعلقات فرانس، مغربی یورپ اور امریکہ اور جاپان سے ہیں۔ بینن میں کئی نسلوں کے لوگ آباد ہیں جن میں بریبا اور یوروبا اہم شمار کئے جاتے ہیں یہ روایات پر اعتقاد رکھتے ہیں جن کی تعداد ۶۱ فیصد ہے۔ جب کہ مسلمان ۱۵ فیصد اور عیسائی ۱۹ فیصد ہیں۔

زبان بینن میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں ان میں مانگے، بریبا، اور یوروبا شامل ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد مانگے بولنے والوں کی ہے لیکن سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔

تعلیم تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے لیکن شرح خواندگی ابھی ۲۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔ ملک میں پرائمری سکولوں کی تعداد ۲۸۵۰ ہے۔ ثانوی سکول ۱۶۴ ہیں۔ گرلز لیول کے سکول ۱۳ ہیں۔ پرائمری سکولوں میں طلباء کی تعداد ۱۰۰۰,۱۷۴ ہے اور سیکنڈری سکولز میں ۰۰۰,۷۹ طالب علم ہیں۔ بینن کے شہروں میں بارٹوگو سب سے زیادہ اہم ہے اس لئے کہ یہ ملک کا دارالحکومت ہے لیکن کانترو گوبارٹوگو سے آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے۔ یہ ملک سیاحوں کی دلچسپی کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔ یہاں نایاب جنگلی جانور دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ملک کے اندر عجائب گھر اور قدیم محلات بھی موجود ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں مچھلی کے شکار کے وافر مواقع بھی میسر ہیں۔

آب و ہوا بینن کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ جنوری اور دسمبر میں جھکڑ چلتے ہیں یورپی ممالک کے لوگ موسم سرما میں ادھر کا رخ کرتے ہیں۔ شاید اس لئے بھی کہ بینن میں افریقہ کی بہترین شکارگاہیں ہیں۔

بقیہ : ص ۴

پوش لوگوں کی بیٹیوں کی شادیوں کے مسائل میں اضافہ ہو گیا ہے۔ آج کل رشتوں کے بہت سے مسائل ہیں جس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہر شخص اپنے سے اونچی جگہ پر رشتہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر اپنا سٹینڈرڈ تھوڑا نیچا کر لیا جائے اور اپنے برابر کے لوگوں میں رشتے کی کوشش کی جائے تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں بچے کی پیدائش کے موقع پر بھی بہت سی رسمیں کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے بچے کے ننھیال والے بچے کے لئے پورا سامان بنوا کر لاتے ہیں۔ اور بچے کے ددھیال یعنی دادا، دادی اور دوسرے اہل خانہ کے لئے جوڑے بنوائے جاتے ہیں۔ یہاں پر بھی تمام خرچ لڑکی والوں کا ہی ہوتا ہے۔ جو کہ انتہائی نامناسب اور غلط چیز ہے۔ یہ رسم بھی ہمارے ہاں ہندوؤں ہی سے آئی ہے۔ لڑکی کے ماں باپ بچے کی خوشی میں بچے کو اپنی مرضی سے جو چیز بھی حسب توفیق دیتے ہیں وہ ایک جائز چیز ہے مگر رسماً لڑکی والوں کا لڑکے والوں کو جوڑے اور بچے کا پورا جہیز دینا ایک بری رسم ہے اور اس سے پرہیز کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے یہ تمام بدرسومات ہمارے معاشرے میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ کسی طبقے میں یہ زیادہ ہیں اور کسی میں کم۔ لیکن درحقیقت یہ تمام بے جا اور فضول رسمیں ہیں جو پیار کے اظہار سے زیادہ دل آزار بن جاتی ہیں۔

بقیہ : ص ۵

مشکل ہو جاتا ہے اقوام متحدہ نے اس سلسلے میں ایک اپیل جاری کی ہے جس کے ذریعے وہ تقریباً ۶ کروڑ امریکی ڈالر افغانیوں کے لئے اکٹھا کرنا چاہتی ہے اگرچہ اس قسم کی رقوم پہلے آسانی سے مل جایا کرتی تھیں لیکن اب افغانستان میں حکومت تشکیل پا جانے کے باوجود مختلف دھڑوں کے آپس میں جھگڑے امداد دینے والوں کی حوصلہ شکنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بات کوئی راز نہیں ہے کہ اگر افغانی دھڑے آپس میں لڑ رہے ہوں تو امداد وقت پر اور ان لوگوں کے لئے جنہیں اس کی ضرورت ہے ان تک پہنچانے میں مشکلات پیش آتی ہیں اور امداد دینے والے ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ افغانی دھڑوں کے جھگڑوں کی وجہ سے ان کی دی گئی امداد ضائع ہو جائے۔ جب وہ ایسی امداد کو بار بار ضائع ہوتا دیکھتے ہیں تو وہ آئندہ امداد سے اپنا ہاتھ روک لیتے ہیں اس دفعہ بھی یہی مشکل پیش آ رہی ہے کہ امداد دینے والے کھلے دل سے امداد نہیں دینا چاہتے جس کا مطلب یہ ہے کہ امداد ضرورت سے بہت کم ملے گی اور افغانیوں کو اس بات کا خاصا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

لندن / ایشیائی اور گوروں میں جھڑپیں

لندن کے پولیس اینڈ کے علاقے میں گزشتہ ستمبر ایک سترہ سالہ ایشیائی نوجوان پر مقامی لوگوں نے حملہ کیا تھا۔ تحقیقات جاری تھی اور پولیس اس سلسلے میں کوشاں تھی کہ اصل مجرموں کو حراست میں لیا جائے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اب پانچ افراد کو حراست میں لیا گیا ہے جن میں ایک بیس سال سے کم عمر کی لڑکی اور ایک عورت بھی شامل ہیں اس واقعہ اور اب ان افراد کی حراست کے بعد جذبات زیادہ بھڑک اٹھے ہیں۔ اور دو دفعہ فریقین میں تصادم ہو چکا ہے۔ جس میں ایشیائی لوگوں کو بھی نقصان پہنچا ہے جس نوجوان کی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے وہ قدوس علی بنگلہ دیشی ہے اور اپنی ضربات کی وجہ سے ابھی تک ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے گزشتہ ماہ لندن میں ایک بہت بڑا مظاہرہ کیا گیا تھا جس کا اہتمام کرنے والے وہ لوگ تھے جو نسلی پالیسیوں کے خلاف ہیں۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ برٹش نیشنل پارٹی پر پابندی لگائی جائے کیونکہ وہ اس قسم کے تنازعات پیدا کرتی ہے۔ یہ پارٹی حکومت کو اس بات پر مجبور کرنا چاہتی ہے کہ وہ ایشیاء اور افرو کیریبیا کے لوگوں کو انگلستان سے نکال باہر کرے تاکہ برطانیہ کو سفید رکھا جا سکے۔ حکومت نے اس پارٹی پر پابندی لگانے سے انکار کر دیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ نسلی پالیسی کے متعلق اگر کوئی قانون ہو تو اسے منسوخ کیا جائے اور اس قسم کے حملہ کرنے والوں پر مقدمات چلا کر انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ قدوس علی اور اس کے دوستوں پر بغیر کسی اشتعال کے سفید فام لوگوں نے حملہ کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک برٹش نیشنل پارٹی اور بیرونی ممالک کے لوگوں میں کئی بار تصادم ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں آج تک سو کے قریب افراد حراست میں لئے جا چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسیم احمد ظفر

معمولی کوتاہی - شدید پریشانی

"یہ مئی ۱۹۹۰ء کی بات ہے خاکسار ماڈل ٹاؤن لاہور میں بطور مربی سلسلہ کے متعین تھا۔ والدہ صاحبہ نے حیدر آباد دکن انڈیا جانے کا پروگرام بنایا اور مجھے بھی ساتھ چلنے کو کہا۔ جب خاکسار بغرض حصول ویزا انڈین ۔ ایمبسی ۔ اسلام آباد گیا تو انہوں نے پاسپورٹ پر ویزا لگانے کے علاوہ ایک فارم دیتے ہوئے تاکید کی کہ "اسے ضرور اپنے ساتھ لیتے جائیں"

جس روز P.I.A کے ذریعہ لاہور سے دہلی کے لئے روانگی تھی خاکسار نے اپنا بریف کیس خالی کیا اس میں حسب ضرورت اشیاء رکھیں اور والدہ کے ہمراہ ائرپورٹ پہنچا وہاں تمام ضروری کارروائی بخیریت گزر گئی۔ سامان بھی بک ہو گیا۔ اور ہمیں بورڈنگ کارڈز بھی دے دیئے گئے۔ مگر جب جہاز میں سوار ہونے سے قبل امیگریشن ڈیپارٹمنٹ گئے تو انہوں نے "مطلوبہ فارم" طلب کیا جسے ساتھ لے جانے کی ایمبیسی والوں نے بھی تاکید کی تھی۔ میں نے جلدی سے بریف کیس دیکھا۔ جیبیں دیکھیں مگروہ ہوتا تو ملتا۔ دراصل میں نے بریف کیس میں رکھا تھا جب جلدی میں خالی کر کے دوسری چیزیں رکھیں تو وہ بھی وہیں رہ گیا۔

میں نے انتظامیہ سے کہا کہ وہ تو گھر بھول آئے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ تو بہت ضروری ہے کیونکہ اگر ہم جانے کی اجازت دے بھی دیں تو وہاں انڈیا سے اگلی فلائیٹ پر واپس بھیج دیں گے اور داخلہ کی اجازت نہیں دیں گے۔

اب صورت حال یہ تھی کہ دوپہر ۳۰-۱ بجے فلائیٹ تھی اور اس وقت ۴۵-۱۲ کا وقت تھا۔ میں نے انتظامیہ سے پوچھا کہ کب تک انتظار کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ حد ۱۵-۱ تک۔ میں نے والدہ صاحبہ سے کہا کہ آپ یہاں پر ہی انتظار کریں۔ میں فوراً لانے کی کوشش کرتا ہوں۔ چنانچہ پلک جھپکنے میں باہر آیا رکشہ لیا اور پوری تیزی سے چلنے کو کہا۔ ماڈل ٹاؤن تک کا سفر بھی کافی ہے ہر آن گھڑی پر نظر تھی۔ گھر میں داخل ہوتے ہی دیکھا تو خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ فارم سامنے پڑے تھے۔ لیتے ہی اسی رکشہ پر واپسی ہوئی اور پھر سے تیز رفتاری سے چلانے کی تاکید کی۔ سرخ لائٹ آتی تو دل بیٹھ جاتا۔ زیر لب دعائیں جاری تھیں۔ اپنی حالت دیکھنے کے لائق تھی پر یہ بھی شکر ہے کہ کسی نے دیکھا نہیں۔ خیر خدا خدا کر کے جب رکشہ ائرپورٹ پر پہنچا تو ایک بجکر ۲۰ منٹ ہو چکے تھے اور جہاز چلنے میں صرف ۱۰ منٹ باقی تھے۔ بھاگم بھاگ اندر آیا تو انتظامیہ آخری بار والدہ سے پوچھ رہی تھی کہ اگر آپ کا بیٹا ابھی تک نہیں آیا تو اب انتظار ناممکن ہے۔ اتنے میں ان کو فارم دیا۔ سانس چڑھا ہوا تھا بولنا دوبھر ہو رہا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ انتظامیہ نے اچھا تعاون کیا اور فوراً کارروائی کر کے ہمیں جہاز پر جانے کو کہا ہم آخری مسافر تھے۔ چنانچہ جہاز پر قدم رکھتے ہی جہاز نے رینگنا شروع کر دیا اور اتنی تگ و دو اور کوفت اٹھانے کے بعد ہم اپنی منزل مقصود پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

اگر چلنے سے قبل ایک بار اچھی طرح پاسپورٹ اور تمام ضروری کاغذات چیک کر لیتا تو یہ پریشانی نہ اٹھانا پڑتی۔ پس اس واقعہ کے حوالہ سے اپنے تمام قارئین الفضل کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ خواہ کوئی سفر ہو خصوصاً بیرون ملک کا سفر۔ آپ کو جتنا بھی اپنے پر اعتماد ہو پھر بھی چلنے سے پہلے ضرور چیک کر کے تسلی کر لیں یہ بات آپ کو بڑی بڑی پریشانیوں سے بچا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں تمام چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور تمام پریشانیوں سے بچائے اور ہم سب کا ہر سفر خیریت سے گزرے۔

داخلہ ٹیسٹ

○ ۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء و طالبات مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی۔ علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمشن لے سکتی ہیں۔

۳۔ ایڈمشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۹۳ء تک جمع کرائے جائیں۔

۴۔ کوئی ایڈمشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵۔ پریپ (Prep) کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا پانچ سال ہونی چاہیئے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بین الاقوامی "یوم سفید چھڑی"

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجلس نابینا ربوہ نے "سفید چھڑی کے بین الاقوامی" دن کے موقع پر ایک اہم اجلاس منعقد کیا تلاوت مکرم حافظ طالب حسین نے کی اس کے بعد مکرم حافظ محمود احمد صاحب نائب صدر اول اور مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نے تقاریر کیں جس میں دونوں مقررین نے "سفید چھڑی نابیناؤں کی علامت" اور اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نابینا افراد پر زور دیا کہ وہ "سفید چھڑی" ہمیشہ اپنے ہاتھ میں رکھیں خواہ فولاد کی ہوئی ہو اس سے سامنے آنے والے کو احساس ہوگا کہ "سفید چھڑی" کی اہمیت کیا ہے اور ہم نے اس کا کیسا حق ادا کرنا ہے نیز کس طرح ممکن حد تک نابینا افراد کی مدد کرنی ہے اس کے بعد تمام اراکین مجلس نے متفقہ طور پر کئی ایک قرار دادیں منظور کیں جن میں۔

(۱) حکومت اور رفاہی اداروں اور ربوہ کی انتظامیہ سے درخواست کی گئی کہ وہ "سفید چھڑی" پکڑنے والے نابینا افراد کی مناسب راہ نمائی کرنا اپنا فرض سمجھیں نیز ایسے اقدامات کریں جن سے "سفید چھڑی" معاشرے میں متعارف ہو اور اس کی اغراض سے لوگ آگاہ ہوں۔

(۲) نابیناؤں کی سہولت کی خاطر اہم چوکوں میں ٹریفک سگنل کے ساتھ ساتھ صوتی اشاروں کا بھی انتظام کیا جائے

(۳) کرنسی نوٹوں پر بریل رسم الخط سے ان پر نوٹوں کی مالیت لکھی جائے اور سکے اس طرح تیار کئے جائیں تاکہ نابینا افراد آسانی سے ان کی مالیت کو سمجھ سکیں اور نقصان سے محفوظ رہیں۔

(۴) حکومت نے ملازمتوں میں ۲ فیصد کوٹہ معذورین کے لئے مخصوص کیا ہے اس پر فی الواقع عمل نہیں ہو رہا اس پر عمل کیا جائے۔ اور معذور لوگوں کو ہی ان آسامیوں پر متعین کیا جائے نیز تین قسم کی معذوری کے لئے کوٹہ فیصد علیحدہ اعلان کیا جائے

(۵) پاکستان مرکز نابینا جھنگ جو جھنگ بازار کے ایک نہایت بوسیدہ اور تنگ گوردوارہ کی عمارت میں واقع ہے جہاں درجنوں نابینا اور معذور افراد تعلیم و تربیت اور مختلف ہنر سیکھ رہے ہیں۔ ڈی سی صاحب جھنگ نے اس سنٹر کے لئے دو ایکڑ اراضی عنایت فرمائی ہے رفاہی سوسائٹیوں اور مخیر حضرات سے بھرپور تعاون کی اپیل کی گئی تاکہ اس سنٹر میں زیر تربیت افراد کو زیادہ سے زیادہ احسن رنگ میں ہنر سکھا کر معاشرے کا فعال شہری بنایا جاسکے۔

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط باد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

بقیہ : ص ۱

ریکارڈ چیک فرمائیں۔

○ تسلی فرمالیں کہ سب انصار اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔

○ کوشش فرمائیں کہ سب کا چندہ وقف جدید ان کی مالی وسعت کے مطابق ہو۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوران سال جن انصار کے مالی حالات بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔

○ کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے۔

○ وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ : عشرہ کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوائیں۔

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

روائتی زیورات
جدید فیشن کیساتھ
شریف گولڈ سمتھ
اقصےٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: حنیف احمد کامران
فون: ۴۵۲۴-۶۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۶- نومبر- آج سردی میں اضافہ ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۳ درجے سنٹی گریڈ

○ بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کے ۶۵ محصورین از خود درگاہ سے باہر آ گئے ہیں اور انہوں نے خود کو حکام کے حوالے کر دیا ہے۔ ۳۲- دن کے محاصرے کے بعد واپس آنے والے افراد اپنے اسلحہ راکٹ لانچر، رائفلوں اور پستولوں سمیت باہر آئے اور ایک گولی چلائے بغیر محاصرہ ختم ہو گیا۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ محاصرہ بات چیت کے بعد ختم ہوا ہے۔

○ درگاہ حضرت بل کے محاصرے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بھارتی افواج اور کشمیری حریت پسندوں کے درمیان تازہ جھڑپوں میں ۱۷- افراد ہلاک ہو گئے۔ کشمیری عوام کا احتجاج، ہڑتال اور مظاہرے جاری تھے۔ کئی جگہ کرفیو نافذ تھا۔ پولیس نے درگاہ کو جانے والے راستوں پر خاردار تاریں لگا کر راستہ روک رکھا تھا۔ سوپور کا قصبہ قابض بھارتی فوج کے سخت مظالم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ فوج مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر بندوقیں تانے کھڑی ہے۔

○ امریکہ نے صدر فاروق لغاری کے انتخاب کا خیر مقدم کیا ہے امریکی ترجمان نے کہا کہ امریکہ پاکستان کی نئی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کا خواہش مند ہے۔

○ صدر فاروق لغاری سابق قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد سے ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے اور آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

○ ڈیرہ غازی خان سے آئے ہوئے ۸۰- افراد نے صدر فاروق احمد خان لغاری سے ایوان صدر میں ملاقات کی۔ صدر نے ان کے مسائل سنے اور کہا کہ ان کو بہتر زندگی گذارنے کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

○ بوسنیا میں تین محاذوں پر لڑائی جاری ہے۔ سرب فوج نے بعض دیہات پر قبضہ کرنے کے بعد ان کو آگ لگا دی اور آبادی کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔

○ مصر میں اسرائیل اور فلسطینی تنظیم آزادی کے نمائندوں کے درمیان بات چیت جاری ہے جس کا مقصد اسرائیل۔ پی ایل او معاہدے پر عمل درآمد کے طریقے وضع کرنا ہے۔

○ مقبوضہ فلسطین میں تشدد کے واقعات میں ایک فلسطینی ہلاک ہو گیا ایک یہودی آباد کار نے اسے اپنی گولی کا نشانہ بنا دیا۔ جنوبی لبنان میں الفتح کے ایک سینئر عہدیدار کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ کراچی کے ساحل پر متوقع سمندری طوفان کا رخ بدل گیا ہے جس سے کراچی اور اطراف کے علاقے طوفان کی زد سے فی الحال محفوظ ہو گئے ہیں طوفان کا رخ اب بدین اور رن کچھ کی طرف ہو گیا ہے۔ طوفان بادوباراں سے ایک لانچ سمندر میں الٹ گئی جس سے ۱۶۵ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی کے نئے رجحانات سامنے آئے ہیں۔ نواز شریف دور میں بہترین کارکردگی کا ریکارڈ بھی ٹوٹ گیا ہے۔ حصص کی مجموعی مالیت ۳ کھرب ہو گئی ہے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے اراکین اسمبلی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبائی خود مختاری کا تحفظ کیا جائے گا تمام صوبوں کو آئینی حقوق دیئے جائیں گے اور آئین سے ماورا کوئی اقدام نہیں ہو گا۔ اب حکومت اور اپوزیشن میں سیاسی محاذ آرائی کا خدشہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ اب ملک ترقی کی منزلیں طے کرے گا۔

○ کابل شہر شدید خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ تازہ جھڑپوں میں ۳۰- افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ائرپورٹ پر شدید لڑائی ہوئی۔ حکمت یار کے خلاف جنگ میں کمیونسٹ جرنیلوں کی فوجیں بھی احمد شاہ مسعود کا ساتھ دے رہی ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب کوئی آمر ملک پر مسلط نہیں ہو سکتا ہم اپوزیشن کو اس کا جائز مقام ضرور دیں گے انہوں نے کہا کہ ہم آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے وعدے پر قائم ہیں۔ عوامی خواہشات کی تکمیل کا وقت آ گیا ہے اب ہم انقلابی اقدامات کریں گے۔

○ سینٹ میں نئے صدر فاروق احمد لغاری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "شکر ہے ہمیں ایک پاکستانی صدر تو ملا" سینیٹروں نے کہا کہ لغاری ایک پارٹی کے نہیں پورے ملک کے صدر ہیں یہ بات خوش آئند ہے کہ انہوں نے پیپلز پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اب جمہوری نظام مستحکم ہو گا۔ وسیم سجاد کے کردار کی بھی تعریف کی گئی اور کہا گیا کہ انہوں نے غیر جانبداری سے اپنا کردار نبھایا اور کوئی غیر جمہوری طریقہ اختیار نہیں کیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی طرف سے ذوالفقار علی بھٹو کیس کی دوبارہ سماعت اور تحقیقات کے مطالبے نے ملک کے قانونی اور سیاسی حلقوں میں ہلچل مچا دی ہے یہ مقدمہ ری اوپن بھی کیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نظر ثانی کی درخواست پر اضافی گواہی بھی طلب کر سکتی ہے۔ متعدد ایسے گواہ پیش ہو سکتے ہیں جو مارشل لاء دور میں پابندیوں کے باعث حقائق پیش نہیں کر سکے تھے۔ دوبارہ سماعت کی صورت میں سنسنی خیز انکشافات ہو سکتے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی نے گورنر بلوچستان کے عہدے کے لئے یحییٰ بختیار کا نام پیش کر دیا ہے۔ دیگر امیدواروں میں محمد خاں باروزئی اور سینیٹر بشیر ترین ہیں۔

○ روس نے بھارتی دباؤ کی وجہ سے پاکستان کو جنگی طیارے اور ہتھیار فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ روس نے مشورہ دیا ہے کہ ہتھیار خریدنے کی بجائے پاکستان اپنے سفارتی تعلقات بہتر بنائے۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ہمارے ساتھ عہد پورا نہیں کیا گیا اس لئے ہمیں مجبوراً قومی اسمبلی کے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا پڑا۔ ہمارے پانچ امیدوار اور ۵ سو کارکن گرفتار کر لئے گئے اور ہمیں کہا گیا کہ صرف چار حلقوں سے ہمارے امیدوار انتخاب لڑیں۔

○ سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ صدر خود کو پیپلز پارٹی کی سیاست سے بالاتر رکھیں انہوں نے کہا کہ دیکھنا یہ ہے کہ پیپلز پارٹی اپنے صدر کو ان کے خیالات پر کس حد تک عمل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

○ بھارتی فوج نے پاکستانی سرحدوں پر جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ فوجوں کے اجتماع کے علاوہ پرانے مورچوں کی مرمت اور نئے مورچوں کی کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

نیلامی سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان مورخہ ۹۳-۱۱-۲۱ کو ساڑھے آٹھ بجے صبح بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔

بالے، شہتیر، پنکھے، ٹیپ ریکارڈر اور مختلف سامان موجود ہے۔

(ناظم جائیداد)

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

جودھامل بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور
فون: ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

ہومیوپیتھک کورسز

HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیورہ سٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ :-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔
کنری: بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیورہ سٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ لودر ہیڈ برج۔
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک۔ انوار چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ۔
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔
گجرات: شاہین ہومیوپیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔
حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گٹی۔
کیورہ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606